سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۷۲

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر رضہ مصلح موعود خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا

الحکم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو نہ بدلے

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمی دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمی دیگر

شرح قیمت جو پیشگی لیجائیگی

عوام سے صہ

خواص سے عہ

ہندوستان سے باہر سے

غیر ماہب اور غیر مستطیع احباب سے ۱۲/-

قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ میں ۳۱ دسمبر ۱۸۹۷ء کو شائع ہونا شروع ہوا

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی ✣ دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی!

نمبر ۱۰	مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۵ عیسوی	جلد ۱۹

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے!

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت مومن کی سعادت ہے اور ہر ایک مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ تلاوت کی اصلی غرض عمل ہے اور اعتقادی قوتوں کا نشوونما اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل کرے اور یہ آگاہی قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع کیا ہے اور اس میں بامحاورہ ترجمہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں اور اس ترجمہ اور نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے اور یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضرورت اور مخالفین اسلام کی موجودہ اعتراضات کو مدنظر رکھکر لکھے گئے ہیں۔ عاشق قرآن کریم حضرت مولانا مولوی حافظ نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے درس سے لئے ہوئے نوٹوں اور آپکی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغفور کی تحریروں اور ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات سے جمع کئے گئے ہیں۔ کیا آپ نے اب تک ان کو نہیں پڑھا تو ضرور پڑھیں اس میں نور ہے اور ہدایت اور شفا ہے ہدیہ فی پارہ صرف ایک روپیہ (عہ)

پارہ ۱۴ سے ۳۰ تک اور پندرہ و سولہ پارے شائع ہو چکے ہیں۔ اور سترواں پارہ پریس میں چلا گیا بہت جلد اس کے شائع ہونیکی توقع ہے حسب معمول وہ بھی خریداران الحکم کے نام وی پی ہوگا۔ قرآن کریم کے عاشق زار اسکو ہاتھوں ہاتھ لینگے۔

سلک مروارید حصہ سوم سلک مروارید حصہ سوم بھی تین جزو تک چھپ گیا ہے وہ بھی بہت جلد شائع ہونیوالا ہے۔ مجھے اسکے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں پہلے دو حصہ دو مرتبہ چھپکر ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں اور قبولیت کا خراج حاصل کر چکے ہیں قیمت وہی ہے بڑا محصولڈاک ہوگی ممکن ہر پارہ کے ساتھ روانہ ہو سکے

نوٹ جو صاحب پارہ یا سلک مروارید کا وی پی جو مجموعی قیمت عہ کا ہوگا لینے کو تیار ہوں براہ کرم اطلاع دیں۔

دفتر الحکم قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک ومہتمم ایڈیٹر زیر نظر چھپکر شائع ہوا۔

مُراسلات

بعض ضروری اور اہم مراسلات کی وجہ سے خواجہ صاحب کی خودکشی کا مضمون اس ہفتہ شائع نہیں ہو سکا۔ برادرم مکرم قاضی محمد یوسف صاحب باوجودیکہ وہ ایک زمانہ میں مجھ سے بعض امور میں اختلاف رائے رکھتے تھے۔ لیکن میرے دل میں انکی خاص عزت ہی اسلئے کہ انکا اختلاف اخلاص پر مبنی تھا خدا کا شکر ہے کہ ہمارے درمیان سے وہ حجاب اٹھ گیا اور اب دشمن ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فرق نہیں کر سکتا۔ ان کا ایک مراسلہ ذیل میں درج کرتا ہوں (ایڈیٹر)

منکرین خلافت کا معیار خلافت

اخبار پیغام لاہور کے مولانا مولوی نذر علی اخبار پیغام مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۱۵ء میں حضرت میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الموعود کے مندرجہ ذیل انکسار کو جو آپنے القول الفصل صفحہ ۵۰ پر تحریر کی ہے۔ حجت بنا کر کہتا ہے کہ میاں صاحب بموجب اقرار سے لایق خلافت نہیں (معاذ اللہ)۔

القول الفصل (۱) میں نالایق ہوں۔ اس سے مجھکو انکار نہیں۔
(۲) میں کم علم ہوں۔ اس سے میں ناواقف نہیں۔
(۳) میں گنہگار ہوں۔ اس کا مجھے اقرار ہے۔
(۴) میں کمزور ہوں - اس کو میں مانتا ہوں۔

میاں پر اخبار پیغام میں اپنی تیرہ درونی کا ثبوت مندرجہ ذیل عبارت میں دیتا ہوا اپنی پردہ دری کرتا ہے۔

(معاذ اللہ)۔

یہ اقرار (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا) دو حالتوں سے خالی نہیں (۱) یا تو میاں صاحب نے جھوٹ کہا۔ اور اس صورت میں لایق خلافت نہیں ہیں۔ کیونکہ دروغگو ہیں۔
(۲) اور اگر سچ کہا (یہاں یہ تیرہ باطن کہتا ہے کہ فی الواقعہ سچ کہا) تب بھی لایق خلافت نہیں ہیں۔ کیونکہ بدلیل و زادہ بسطۃ فی العلم والجسم۔ دونوں بہ تسلیم میاں صاحب مفقود ہیں۔

پس اب اصل اصول موضوعہ میاں نذر علی سے یہ معیار خلافت قرار پایا کہ سچا خلیفۃ اللہ یا خلیفۃ الرسول یا خلیفۃ المسیح الموعود وہی انسان ہو سکتا ہے کہ (۱) ایک تو وہ خداوند تعالیٰ کیطرح پاک اور بے عیب ہو اور ہرگز کبھی یہ اقرار نہ کیا ہو اور نہ کرے کہ میں نالایق ہوں یا بے علم ہوں یا گنہگار ہوں یا کمزور ہوں (۲) دوم یہ کہ بسط علم اور بسط جسم رکھتا ہو۔ اگر چہ یہاں یہ نہ بتایا کہ اس کے علم اور جسم کے بسط کی کوئی انتہا بھی ہے یا لا محدود علم اور لا محدود جسم ہو۔ اور ہر علم خداوند تعالیٰ کے مقابلہ میں کم نہ ہو یا حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کے مقابلہ میں یا کسی نبی کے مقابلہ میں یا کسی مامور کے مقابلہ میں اور علم روحانیات کا ہو یا جسمانیات اور مادیات کا۔ اور پھر یہ بھی نہ بتایا کہ جسم کا بسط لمبائی یا موٹائی میں ہو یا دونوں میں اور کم از کم کسقدر اور حد تک؟ ان دونوں باتوں میں اپنے تسلیم شدہ خلیفۃ المسیح مقیمان لاہور میں سے کسی ایک کو تو پیش کرتا تاکہ معلوم ہو جاتا کہ اس حد تک بسط فی العلم والجسم مفقود ہے۔

اب میں اس منکر مسیح موعود میاں نذر علی صاحب کی وسعت علم کی مزید حقیقت کھولتا ہوں اور دریافت کرتا ہوں

(۱) قرآن کریم میں جسقدر انبیاء کا ذکر آیا ہے اول ثابت کردو کہ سب انبیاء آپ کے معیار پر خلیفۃ اللہ ثابت ہو سکتے ہیں ہر نبی پر بنا یہ اصول موضوعہ چسپاں کر کے دکھا دو۔ ورنہ تم نے جھوٹ کہا اور دروغگو ہو۔

(۲) اصحاب رضو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ میں سے جو اہل اسلام کے نزدیک تسلیم شدہ خلیفۃ الرسول ہیں۔ ان کو فرداً فرداً اس خودساختہ معیار پر ثابت کردو۔ ورنہ تم نے جھوٹ کہا اور دروغگو ہو

(۳) مجددان اسلام روحانی خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول مانے جاتے ہیں ہیں سے ہر ایک کو اس معیار پر ثابت کردو کہ آپکے اصول موضوعہ پر صادق تھے ورنہ تمنے جھوٹ کہا۔ اور دروغگو ہو۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اس معیار پر صادق کر دکھاؤ ورنہ تمنے جھوٹ کہا اور دروغگو ہو۔

(۵) حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب کا و حضرت مولانا مولوی غلام حسن خانصاحب و حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کو اس معیار صداقت پر خلیفۃ المسیح ثابت کردو۔ اور انسے انکا تحریری ثبوت پیش کردو کہ وہ اصل پر صادق خلیفۃ المسیح ہیں ورنہ تم ان کو بھی حضرت میرزا محمود احمد صاحب کیطرح جانتے ہو۔ میاں نذر علی صاحب ان امور کا مطالبہ ہماری جانب سے آپ کے ذمہ ہے ورنہ اپنے معیار پر دروغگو ثابت ہو گئے اور تمنے جھوٹ کہا جب تک کہ تم اپنی بریت اور صداقت ہماری مطلوبہ استدعا کے مطابق پیش نہ کرو۔

سنو اور کان کھول کر سنو

(۱) حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام دونوں اقرار کرتے ہیں ربنا ظلمنا انفسنا (سورۃ یوسف) یعنے ہمنے اپنے نفسوں پر اے مولیٰ ظلم کئے ہیں (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی (سورۃ القصص) یعنی اے مولیٰ میںنے نفس پر ظلم کیا ہے اور مجھے مغفرت کر۔ (۳) حضرت یونس علیہ السلام فرماتے ہیں۔ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین (سورہ انبیاء) یعنے اے مولا تیرے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں تو ہی ایک ایسا ذات ہے جو کل عیوب اور کمزوریوں سے پاک ہے اور میں تو ظالمین میں سے ہوں۔ (۴) حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں اللھم انت الملک لا الہ الا انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا (حزب المقبول صفحہ ۴) یعنے اے مولا تو ہی بادشاہ اور مالک ہے تیرے سوا کوئی دوسرا رب نہیں۔ میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے مجھے اپنے ذنوب کا اعتراف ہے میرے کل ذنوب کی مغفرت کردے۔ پھر فرماتے ہیں:۔ رب زدنی علماء یعنے اے مولا میرے کمی علم کو مزید علم سے ترقی دے۔ (۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

(۱) کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(۲) لوگ کہتے ہیں کہ نالایق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالایق بھی ہو کر پاگیا درگاہ میں بار

(۳) ابنو جو فرماں ملا اس کا ادا کرنا ہے کام
گرچہ میں ہوں بس ضعیف و ناتوان و دل فگار

(۴) کیا حضرت کو بار بار یہ الہام نہیں ہوا۔ کہ ربنا اغفر لنا ذنوبنا انا کنا خاطئین (حقیقت الوحی صفحہ ۹۰) میں۔ اے ہمارے مولا ہمیں ہمارے ذنوب کی مغفرت کردے اور تحقیق ہم خطاکار ہیں

پس غور سے سنو! جو امور انبیاء علیہم السلام کے نقش قدم پر چلکر اپنے ضعف و ناتوانی کے حضرت میاں محمود احمد صاحب اپنے رسالہ القول الفصل میں اپنی نسبت کئے ہیں کیا ان سب کمزوریوں کا یا ان میں سے بعض کا اقرار ہماری پیش کردہ مثالوں میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر مسیح موعود علیہ السلام تک کا اقرار نہیں؟ اور اگر وہ مامور من اللہ انسان بھی انہی امور کے قائل تھے تو ہمارے امام الجماعۃ حضرت خلیفۃ المسیح اگر اپنی نسبت اس قسم کی کمزوریاں اپنی سعادت کی وجہ سے بیان کریں تو کیوں ان کو دروغگو اور نالایق خلافت قرار دیتے ہو۔ اگر ایسے اقرار سے کوئی شخص نالایق خلافت اور دروغگو ثابت ہوتا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ یہ کسی خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول اور خلیفۃ المسیح الموعود کو صادق نہیں آتی۔ ہمارے نزدیک سب ایک لٹھ سے ہانکے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح اگر تم تحریری شہادت جو ہمنے تم سے طلب کی ہے پیش نہ کروگے تو تمہارا کوئی

حق نہیں کہ حضرت مولٰنا غلام حسن خانصاحب اور حضرت مولوی محمد علی صاحب و حضرت خواجہ صاحب کو خلیفۃ المسیح تسلیم کرو بلکہ وہ بھی تمہارے فتوے کے نیچے آتے ہیں اور لایق خلافت نہیں۔

باقی ایک امر اور قابل استفسار ہے کہ بسطۃ فی العلم اور بسطۃ فی الجسم کی کوئی حد ہے اگر ہے تو وہ کسقدر ہونا چاہیئے اگر کہو کہ آپکے ہم قوم کشمیری پہلوان رستم ہند گاما کے برابر کم از کم اسکو بسطۃ فی الجسم حاصل ہو تو ایسا انسان میں آپ کو بتا دیتا مگر افسوس ہے کہ اس کو بھی بسطۃ فی العلم کا دعویٰ نہ ہوگا۔ وہاں بھی تم بسطۃ فی العلم کا مطالبہ کروگے اور اگر ایک دوسرا شخص پیش کر دیا۔ جسکا مطالبہ فی العلم شاید تم تسلیم کر لو مگر وہاں تم بسطۃ فی الجسم کا مقابلہ کروگے۔ کیا اچھا ہو کہ آپ ایک کو صرف بسطۃ فی الجسم اور دوسرے کو بسطۃ فی العلم ہی کے سبب سے (ایک بٹا دو ایک بٹا دو جمع کر کے ایک مکمل) خلیفۃ المسیح تسلیم کر لو۔ مگر وہاں پھر بھی آپکا انکار باقی رہیگا۔ کیونکہ وہ دونوں اپنے آپ کو کمزور۔ گنہگار کم علم نالایق نہ جاننے کا تحریری اقرار نہ دینگے۔ یہاں پھر آپکو مشکل پیش آویگی۔ باقی پھر سردست ہمارے مطالبات کا جواب دو ورنہ حضرت میرزا محمود احمد صاحب سچے اور صادق ہیں۔ اور تم دروغگو اور جھوٹے ہو۔

(آپکا قدیمی ناصح قاضی محمد یوسف احمدی)

مرزا نذر علی پشاوری

مندرجہ عنوان شخص نے ۱۸ فروری ۱۹۱۵ء کے اخبار پیغام لاہور میں حضرت غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کو مجازی نبی اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو جنکے مثیل حضرت اقدس علیہ السلام ہیں حقیقی نبی قرار دیکر حضرت اقدس علیہ السلام مسیح موعود کو بمقابلہ حضرت مسیح ناصری اندھے اور سوجاکھے کی نسبت دیتا ہے۔ اور پھر صفحہ اول کالم اول کے آخیر میں حاشیہ دیکر کہتا ہے کہ اگر اندھا اور سوجاکھا برابر ہے۔ تو مجازی (حضرت غلام احمدؑ) اور حقیقی (حضرت مسیح ناصری) برابر ہے۔ اس ناپاک تحریر میں حضرت غلام احمدؑ نبی اللہ کو اندھا کہا اور حضرت مسیح ناصری کو سوجاکھا کہا۔ نعوذ باللہ من ہذا الہفوات اس تحریر میں اسقدر تو خوب واضح ہے کہ (۱) مرزا نذر علی حضرت مسیح موعود کو کیا جانتا ہے۔ کہانتک اس کو حضرت مسیح موعود کا پاس ادب ہے (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت مسیح ناصری سے اسقدر کم مرتبہ جانتا ہے جسقدر کہ اندھے اور بینا میں فرق ہے۔

(۳) حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ قول کہ "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑدو۔ اس سے بہتر غلام احمدؑ ہے" باطل جانتا ہو کیونکہ بہتر تو کجا برابر بھی نہیں بلکہ کمتر جانتا ہے (۴) اندھا اور سوجاکھا جو باہمی ضدین ہیں۔ اندھے اور سوجاکھے میں بینائی فرق بیّن ہے۔ مگر وہ اندھے کو مجاز اور سوجاکھے کو حقیقت بیان کرتا ہے۔ خدا جانے اس کو اندھے میں سوجاکھے کی کونسی جزوی مناسبت اور مشابہت نظر آئی ہے۔ یہ اس قدر پردہ دری اس شخص کی علمیت کی کافی تھی مگر اس کو نام کی شہرت نے اس مثل کا مصداق کر دیا ہے کہ "بدنام بھی ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا"۔

اب میرزا نذر علی پھر برکات خلافت کے عنوان سے ایک مضمون اخبار پیغام لاہور کے پرچہ مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۱۵ء میں پشاوری اردو میں کچھ مضمون حالت مراق میں تحریر کے شایع کر رہے ہیں۔ مگر مجھے اس کا کل مضمون پڑھنا اور ایک تمسخر کی بڑھ سے زیادہ نظر نہ آیا شاید اس کا مفصل جواب بعد ہی کہ قادیان سے میرے مضمون سے شاید قبل ہی شایع ہو جاوے مگر میں چند اور باتیں قابل ذکر جانتا ہوں جن سے انکی علمیت کی کچھ اور پردہ دری ہو جاویگی اپنے مضمون کے کالم تین میں یوں درفشاں ہیں۔

پھر ایک اور بات سے مجھکو (نذر علی کو) تعجب آتا ہے کہ میانصاحب باوجود دعوی ہمہ دانی (لعنت اللہ علے الکاذبین) مرتد اور منافق کے معنے بھی نہیں جانتا۔ کیا میاں صاحب ایسی کوئی لغت عرب کی کتاب ہمکو بتلا سکتے ہیں (اپنی لائبریری ہی سے سہی) جس میں مرتد اور منافق کے یہ معنے لکھے ہوں کہ ابوبکر کی بیعت نہ کرنے والا۔

اسقدر عبارت سے تو عوام کو یہ یقین دلایا ہے کہ نذر علی کو **کلام عرب و لغت عرب** پر اسقدر عبور ہے۔ کہ ان کے علمی اور معلومات کے مقابلہ میں کوئی ایسی بات ملنے والی نہیں جو کہ اس کے معلومات کو باطل کر سکے اور پھر یہ کہ نذر علی کے ہاں اسقدر عظیم الشان لائبریری ہے کہ قادیان یا کسی اور مقام نے ان کی لائبریری کا کیا مقابلہ کرنا ہے۔ آگے چلکر خیر سے آپکے کتب خانہ میں مولوی عبدالحی عرب کی لغات القرآن اور صراح نکلتی ہے۔

اب آگے چلکر حضور خود ہی اسقدر تکلیف برداشت کرتے ہیں اور مرتد کی تعریف تحریر کرتا ہے:۔ "مرتد دین اسلام سے پھر جانے اور پھر اپنے اصلی دین یا مذہب کیطرف رجوع کر جانے کو کہتے ہیں۔

اس سے آگے یوں نتیجہ نکالتا ہے کہ جو شخص دین اسلام پر قایم ہے وہ کسطرح مرتد ہو سکتا ہے۔ تو میاں نذر علی خود مرتد کی تعریف میں دو کیفیتیں بتاتا ہے۔ اول دین اسلام سے ایک شخص کا پھر جانا۔ **دوم** پھر اپنے اصلی دین یا مذہب (مرزا نذر علی کے خیال میں دین اور مذہب میں نمایاں فرق ہے) کی طرف رجوع کر جانا۔ اور جب تک یہ دو کیفیتیں کسی شخص میں پائی نہ جاویں تو آپ کے وسیع معلومات لغت عرب کی بنا پر کوئی شخص مرتد کہلانیکا مستحق نہیں۔

اب آگے چلکر ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی اور عبدالغفور دہرمپال کی مثال دیتا ہے کہ "یہ لوگ مرتد ہیں" اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مضمون نگار کی قایم کردہ تعریف جو وسیع معلومات لغت عرب کی بنا پر کیگئی ہے ان دونوں مذکورہ بالا اشخاص میں پائی جاتی ہے۔ یعنے کیا دونوں پہلے کسی اور دین کے پیرو تھے اور بعدہٗ اسلام قبول کر چکے تھے اور پھر کسی قدر عرصہ کے بعد اسلام کو ترک کر کے اپنے اصلی دین یا مذہب کیطرف رجوع کر گئے۔ تو صاف معلوم ہوگا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم کا آبائی مذہب اسلام تھا۔ اور احمدیت سے روگردان ہوا۔ اور اب بھی اپنے آپ کو مسلمان ہی جانتا ہے۔ تو مرتد کیسا ہوا۔ اگر کہو کہ حضرت مسیح موعود کی اطاعت سے تخلف کیا تو حضرت مسیح موعود سے تخلف کرنے والا آپکے وسیع معلومات کی بنا پر بیان کردہ تعریف مرتد اس پر صادق آسکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ مسیح موعود کا منکر مرزا نذر علی کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج نہیں بلکہ اسی طرح مسلمان ہے جیسا کہ وہ خود خیال کیا جاتا ہے۔ تو مرتد کسطرح ہوا۔

اگر مرزا نذر علی کہے کہ وہ تو حضرت رسول کریم پر ایمان لانا مدار نجات خیال نہیں کرتا بلکہ صرف توحید الٰہی پر ایمان اور اعمال صالحہ ہی مدار نجات جانتا ہے۔ جیسا کہ میاں نذر علی بھی تسلیم کرتا ہے تو بھی میاں نذر علی کی تعریف اس پر صادق نہیں آتی۔ کیونکہ ایسا عقیدہ اختیار کرنے میں وہ اگر اسلام یا احمدیت سے خارج ہوا تو اپنے کسی اصلی دین مذہب کیطرف اُس نے رجوع کی اسکا آبائی مذہب یا دین تو اسلام تھا۔

اب ہم اسکی دوسری مثال عبدالغفور دہرمپال کو لیتے ہیں کیا دہرمپال کا ارتداد آپ کے وسیع معلومات پر مبنی تعریف مرتد اس پر صادق آتی ہے ہرگز نہیں کیونکہ مانا کہ دہرمپال اسلام سے روگردان ہوا اور دوسری شق اس میں نہیں پائی جاتی کیونکہ اس کا بھی آبائی دین اسلام تھا۔ اور وہ آریہ بنا ہے

اور آریہ مذہب اسکا اصلی دین یا مذہب نہ تھا جسکی طرف اس
نے اسلام کے بعد رجوع کی ہو۔ اب جب اس پر بھی یہ تعریف
صادق نہ آئی تو مہر سیال بھی مثل ڈاکٹر عبدالحکیم کے مرتد ہوا
پس اب خواہ اس عقیدہ لا ینحل کو حل کرے کہ ان دونوں مرتدوں
پر کسطرح آپ کی وسیع معلومات کی بنا پر بیان کردہ تعریف
صادق آوے کہ وہ مرتد آپ کے اصول کی بنا پر قرار دیئے
جاویں ورنہ جب تک آپ اپنی تحریر کردہ تعریف ان دونوں
شخصوں پر صادق نہ کریں تو آپ کی علمیت کی کلائی پردہ دری
ہو چکی یا تو اپنی بیان کردہ تعریف کو غلط قرار دو یا حضرت مسیح
موعود کا ان کو مرتد کہنا غلط قرار دو۔ یہ ایک اور ذلت ہے
جو اس کو نصیب ہوئی۔

آگے چلکر مولوی عبدالحی صاحب کی کتاب لغات القرآن سے جو
معنے آپ نے مرتد کے کئے ہیں۔ وہ اپنے پاؤں آپ کلہاڑا مارنا ہے
کیونکہ وہ صرف مرتد کی تعریف اسقدر کرتا ہے

(۱) رد صرف الشیء بذاتہ او بحالۃ من احوالہ یقال ارتد
فارتد والارتداد الرجوع عن الاسلام الی الکفر
من یرتد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر۔ فارتد
بصیرا فعناہ عاد لغات القرآن صفحہ ۱۰۱۔ (۲) ارتداد
برگشتن از دین۔ (صراح صفحہ ۱۲۹)

اب مولوی عبدالحی جو معنے بیان کرتا ہے وہ صرف اسقدر
ہیں (۱) کسی چیز کا پھر جانا بذاتہ یا اپنی حالات میں سے کسی
حالت سے (۲) اور ارتداد اسلام سے کفر کو لوٹ جانے
کو کہتے ہیں جیسا کہ من یرتد منکم عن دینہ فیمت
وھو کافر اس پر دلیل ہے۔ (۳) ارتد بصیرا میں ارتد
کے معنے عاد ہو جانیکے ہیں۔

اب دوسری شہادت صراح کی ہے وہ بھی صرف اسقدر
معنے بیان کرتا ہے کہ ارتداد دین سے لوٹ جانیکو کہتے ہیں
یہاں دونوں کتب لغات میں سے کسی ایک نے بھی بیان
نذر علی کی خود ساختہ معنے دونوں شقوں کیساتھ بیان نہ کئے پس
سمجھے ناظرین یہاں نذر علی اپنا منہ اپنے ہاتھوں سے کالا کر گئے
اور اپنی تحریر کردہ تعریف کسی لغت کی کتاب سے ثابت نہ کر سکے
اور جو گواہ پیش کئے ہیں۔ انکی شہادت خود انکے خلاف مدعا ہے
یعنے دونوں شق بیان کردہ نذر علی ان میں موجود نہیں۔

آگے چلکر دروغ گورا حافظہ نباشد۔ یوں بار دیگر مرتد کی تعریف
کرنے لگے ہیں۔ قرآن اور اصطلاح شریعت میں مرتد کہتے ہیں
اس کو جو دین اسلام سے پھر جاوے۔

بھلا اب اس مراق زدہ انسان سے کوئی پوچھے تو سہی کہ
وہ اسقدر تحدی سے جو معنے پہلے بیان کر گئے ہو اور اسقدر تسلی
کی وہ معنے کہاں گئے۔ یہاں آپ کی بیان کردہ شق ثانی کہ اپنے
اصلی دین یا مذہب کیطرف رجوع کر جانے کدہر غائب ہو گئے
کیا یہ حصہ بھول گئے۔ نہیں خدا تعالیٰ نے محض
آپکی علمیت کی قلعی کھولنے کیواسطے یہ تضاد آپسے صادر کرایا
اب بتاؤ کہ حضرت میاں صاحب مرتد کے معنے نہیں جانتے
یا آپ کو خود اس وقت اصلی معنے اور تعریف مرتد کی معلوم نہیں

(ناصح قدیمی قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور)

اسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مولوی محمد علی صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جسکو
میں نے پڑھا تو نہیں مگر میں نے سنا ہے کہ اس میں انہوں نے
میری کسی پرانی تحریر کی نقل شائع کی ہے ممکن ہے۔ کہ آپ اس کا
جواب لکھیں۔ اس لئے میں ایک دو باتیں اسکے متعلق عرض کر دیتا
ہوں غالباً یہ وہ تحریر ہے جو حضرت صاحب حضرت خلیفۃ المسیح
اول کے چند سوالات کے جواب طلب کرنے پر لکھی گئی تھی اور
حضرت صاحب نے تو ان سب تحریروں کو جلا دیا تھا۔ مگر معلوم ہوتا
ہے کہ مولوی صاحب نے ان تحریروں کی نقل آئندہ استعمال
کے واسطے رکھی تھی حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے حکم دیا تھا
کہ جن جن کے پاس ایسی تحریریں ہیں وہ ان کو جلا دیں تاکہ وہ
آئندہ فتنہ کا موجب نہ ہوں مگر معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب نے
باوجود اس حکم کے ایسی تحریروں کی نقل اپنے پاس محفوظ رکھی
مگر اس کے متعلق میں اسقدر واضح کرتا ہوں کہ میں نے انہی دنوں
میں بذریعہ تحریر مولوی صاحب کو اطلاع دی تھی کہ جو رائے
میں نے پہلے ظاہر کی تھی وہ غلط تھی۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ
کہ میری تحریر کی نقل یا اسکا اصل انکے پاس موجود ہے مگر میں نے
ان کو اطلاع دیدی تھی۔ اور انہی دنوں میں صرف چند روز
بعد اطلاع دی تھی کہ جس رائے کا میں نے پہلے اظہار کیا ہے اسکی
غلطی اب حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کے بعد مجھپر کھل گئی ہے
اور اس وقت مولوی صاحب کچھ مجھپر ناراض بھی ہوئے تھے
کہ میں نے کیوں ان کے پاس اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اس پر
میں نے انکی خدمت میں لکھا کہ میں نے آپکے کسی خیال پر حملہ کرنے
کے لئے یا آپ کو رنج دینے کیلئے اب نہیں لکھا۔ بلکہ میں نے
صرف اسلئے لکھا ہے کہ آپ کو پہلے میری رائے کا علم تھا۔
اب میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اس بات کا بھی علم ہو جاوے کہ میں
اب اس رائے کو غلط سمجھتا ہوں۔ اور نہ میں نے صرف آپکو
اطلاع دی ہے بلکہ بعض اور صاحبان کو بھی اسی طرح اطلاع
دونگا۔ چنانچہ میں نے خواجہ صاحب اور لاہور کے دوسرے بزرگوں
کو بھی اسی قسم کی تحریر بھیجی جس میں میں نے ظاہر کر دیا کہ میری پہلی
رائے غلط تھی مگر مولوی صاحب نے باوجود میری اس تردید کے
میری پہلی رائے کو اپنے فائل میں محفوظ رکھا جو ان کے لئے مناسب
نہیں تھا۔ میری تردید کو انہوں کیوں محفوظ نہ رکھا۔

دوسرا امر یہ ہے کہ صرف کسی رائے کا رکھنا فتنہ اندازی
نہیں کہلا سکتا۔ رائے اور چیز ہے اور ایسی کارروائی کرنا جس سے
جماعت میں تفرقہ پیدا ہو اور چیز ہے اور یہ امر خود مولوی صاحب
کی اس تحریر سے ظاہر ہے جو انہوں نے میرے خط کے جواب
میں لکھی۔ انہوں نے تحریر فرمایا:۔ میں ان لوگوں میں سے ہوں
جو فتنہ کے وقت اپنی بکریاں لیکر پہاڑ کے کسی گوشہ میں چلا جانیکو
تیار ہو۔" اگر مولوی صاحب اپنے ان الفاظ پر عمل فرماتے تو موجودہ
فتنہ برپا نہ ہوتا۔ (شیر علی)

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میں نے ریویو بابت اگست ۱۹۱۴ء میں **احمدی بھائیوں سے خطاب کے عنوان سے ایک مضمون**
لکھا تھا اس میں محض خیر خواہی کی غرض سے یہ لکھا تھا۔ کہ اگر
منکران خلافت سمجھتے ہیں ان کے پاس بعض ایسی باتیں
ہیں جو ان کے خیال میں بہت کھلی کھلی ہیں۔ پھر بھی ان کو ان
موہومہ کھلی کھلی باتوں پر اسقدر گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے کہ خلافت
کی تائید میں جو دلایل پیش کئے جاتے ہیں۔ ان پر غور نہ کریں۔ اسکی
مثال میں میں نے یہود کا واقعہ پیش کیا تھا کہ یہود بھی اپنے زعم
میں یہ سمجھتے تھے۔ کہ فلاں فلاں کھلی کھلی بات ہمارے ہاتھوں
میں ہے اسلئے انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی صداقت
کے دلایل پر غور نہ کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مسیح کا انکار کرکے خدا
تعالیٰ کے عذاب کے سزاوار ہو گئے ہر ایک غور کرنے والا آدمی
سمجھ سکتا ہے کہ اس سے میرا مطلب یہ ہرگز نہ تھا۔ کہ جن دلایل
کو وہ پیش کرتے ہیں وہ واقعی درست اور لاجواب ہیں۔ اور کہ
وہ اپنے اس دعوے میں کہ خلافت الوصیت کے خلاف ہے
حق پر ہیں۔ اور میری کسی تحریر کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ
الوصیت کے الفاظ کھلے طور پر منکران خلافت کے مؤید ہیں
میں نے تو محض نصیحت کے طور پر منکران خلافت کی خدمت
میں صرف یہ عرض کیا تھا۔ کہ جن باتوں کو اپنے زعم میں تم کھلی کھلی
سمجھتے ہو ان کے گھمنڈ پر ایسا نہ کرو کہ فریق ثانی کے دلایل کو بالکل

نظر انداز کر دو۔ بعض اوقات غلطی سے انسان ایک بات کو بہت کھلی کھلی سمجھتا ہے۔ اور اس دھوکہ میں آ کر حق سے انکار کر بیٹھتا ہے چنانچہ یہود نے بھی ایسا ہی کیا اور چند باتوں کو جن کو وہ اپنے زعم میں کھلی کھلی سمجھتے تھے دھوکہ کھا کر حق کے دلایل پر غور نہ کیا اور میں نے ان بھائیوں کو متنبہ کرنیکے لئے صرف مثال کے طور پر یہ لکھا کہ کیا ان کو اپنی ان باتوں پر جن کو وہ کھلی کھلی سمجھتے ہیں اس سے زیادہ وثوق ہے۔ جتنا کہ بنی اسرائیل کو ان معنوں پر تھا جو وہ ملاکی نبی کی پیشگوئی کے سمجھتے تھے جسکی وجہ سے انہوں نے حق کا انکار کر دیا اور اپنے خیال پر ایسے اڑے رہے کہ مسیح کی سچائی کے دلایل کو بھی نظر انداز کر دیا۔ اس سے کوئی عقلمند آدمی یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکال سکتا کہ میں بھی ان کے دلایل کو واقعی مضبوط سمجھتا ہوں کہ الوصیت کے الفاظ صریح طور پر منکران خلافت کے موید ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ الفاظ کیوں لکھتا۔ "پیشتر اس کے کہ میں ان کھلی کھلی باتوں کیطرف (یعنے ان باتوں کی طرف جن کو وہ اپنے خیال میں کھلی کھلی سمجھتے ہیں) رجوع کروں اور دیکھوں کہ وہ کہاں تک مضبوط ہیں۔ میں ایک امر کیطرف آپ (منکران خلافت) کو متوجہ کرتا ہوں "" اس عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ میرے نزدیک وہ باتیں دراصل مضبوط نہیں بلکہ کمزور ہیں۔ میرا مطلب میرے مضمون کے مندرجہ ذیل فقرات سے ظاہر ہے کہ "بنی اسرائیل کی مثال سے جہاں ہمیں اور بہت سے سبق حاصل ہوتے ہیں ایک سبق ہمیں یہ ملتا ہے کہ ہمیں اپنے بعض دلایل پر جنہیں ہم اپنے خیال میں لاجواب سمجھیں ایسا فریفتہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم کسی دوسری بات پر غور نہ کریں اور ان دلایل کے مقابل میں جسقدر دلایل ہوں ان سے اعراض کریں۔ دیکھو اپنی بعض باتوں کے سبب **جنکو تم اپنے زعم میں کھلی باتیں سمجھتے ہو۔** ایسے نشہ میں نہ آجاؤ کہ فریق ثانی کے دلایل کو حقارت کی نظر سے دیکھکر ان کو رد کر دو اور تمہارے **موہوم دلایل** تمہیں ایسی نیند نہ سلا دیں کہ پھر ایک وقت سخت حسرت کے ساتھ تمہیں یہ کہنا پڑے کہ ہائے میں سویا رہا اور مجھے خبر نہ ہوئی"۔ ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ملاکی نبی کی پیشگوئی کی مثال کو پیش کرنے سے میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ الوصیت کے ظاہری الفاظ منکران خلافت کے ویسے ہی موید ہیں جیسے کہ ملاکی نبی کی پیشگوئی کے ظاہری الفاظ یہود کے خیال کے موید تھے بلکہ میری غرض اس امر کیطرف انکی توجہ کو پھیرنا تھا کہ کسی اپنے خیال پر ایسا نہیں اڑنا چاہیئے کہ دوسرے کے قوی دلایل کو انسان حقارت کیساتھ رد کر دے کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ خیال دراصل ایک دھوکہ ہوتا ہے جسکی وجہ سے انسان حق کے قبول کرنیسے محروم رہجاتا ہے۔ اب اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ میں نے ملاکی نبی کی پیشگوئی کا ذکر کرکے اس بات پر مہر کر دی ہے کہ الوصیت کے ظاہری الفاظ انکار خلافت ہی کی تائید کرتے ہیں بالکل غلط ہے۔ میں نے کسی جگہ ایسا تحریر نہیں کیا کہ الوصیت کی عبارت اور ملاکی نبی کی پیشگوئی دونوں ایک طرز کی عبارتیں ہیں۔ بلکہ میں نے تو صرف یہ بیان کیا کہ اگر تم کو بعض باتوں پر وثوق ہے ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھکر ان کو بھی ان بعض باتوں پر وثوق تھا اور ان میں سے ایک وہ معنے تھے جو وہ ملاکی نبی کی پیشگوئی کے سمجھتے تھے۔ میری غرض اس سے زیادہ نہ تھی۔ کہ منکران خلافت کی خدمت میں یہ گذارش کروں کہ جن دلایل کو تم اپنے زعم میں بہت صاف اور قوی سمجھتے ہو ان کی وجہ سے تم فریق ثانی کے دلایل سے اعراض نہ کرو۔ کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جن باتوں کو انسان قوی دلایل سمجھتا ہے وہ درحقیقت قوی دلایل نہیں ہوتے اور انسان انکی وجہ سے دھوکہ کھا جاتا ہے جیسا کہ یہود کے معاملہ میں ہوا۔ ان دلایل کی نسبت میں نے صریح الفاظ میں اسی مضمون میں لکھدیا تھا۔ "میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ یہ تمہارے تمام خیالات ہرگز ہرگز کھلی کھلی باتیں کہلانے کے مستحق نہیں بلکہ یہ تمہارے خیالات دھوکہ دینے والے خیالات ہیں اور یہ خیالات ہرگز تمہاری بریت کیلئے کافی نہیں اور اگر تم اپنے خیالات کا بنی اسرائیل کے ان دلایل کے ساتھ موازنہ کرو جنکے بھروسہ پر انہوں نے مسیح کو قبول کرنے سے انکار کیا تو بنی اسرائیل کے عذرات تمہارے عذرات سے نسبتاً بہت قوی ہیں۔"

(شیر علی)

نظم

رہینگے نغمہ گو بلبل نہ برگ گل پیرہن باقی
نہ چشم پرفتن ہوگی نہ ناز و مکر و فن باقی

نہیں شک اس میں جو پیدا ہوا ہو جائیگا فانی
رہیگا صرف روشن نام رب ذو المنن باقی

خلا سے اور ملا سے پاک ہے ذات خدا یارو!
وہ خالق ہے فنا کا سب فنا وہ بے سخن باقی

شگوفے گل کھلاتے ہیں مہک اٹھا ہے سب گلشن
بہار آئی نہیں جنمیں نہیں ہے وہ چمن باقی

مسلمانوں بشارت ہو نبوت کی خلافت کی!
امام آخریں کا دور ہے کیا ہے محن باقی

جواں مردی و ہمت کی ہزاروں یادگاریں ہیں
رہینگے یاد ہم جب تک کہ ہے چرخ کہن باقی

یہ ہو سکتا نہیں نام وفا دنیا سے اٹھ جائے
رہینگے سینکڑوں مہر و اخوت کے سخن باقی

ہمیں دین کی محبت ہے ہمیں اسلام کی الفت
جو سمجھو ہم کو دیوانہ تو ہے دیوانہ پن باقی

چراغ خانہ ہستی دین دنیا میں کیوں گل ہو
مسیح قادیان ہے جبکہ شمع انجمن باقی

مقابل میں ہمارے بھاگتا دشمن ہے گیدڑ سا
رہیں یارب یہ شیران مسیحائے زمن باقی

خدا ہم ملا ہے چشمہ رحمت ملا ہم کو
نہ ہے رنج و الم باقی نہ خوف جان تن باقی

ہمارا آج ہے مشہور دیکھو نام دنیا میں
مسیحائے زمانہ ہے چراغ انجمن باقی

خیال یار میں سب کچھ بھلا بیٹھا ہوں اے مضطر
مگر آغوش دل میں ہے میرے فکر سخن باقی

(فرید عالم لودی عفی اللہ عنہ)

قادیان کا ڈاک خانہ!

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں بعض ضروری امور کی طرف میں نے اپنے حلقہ کے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو توجہ دلائی تھی۔ میں ان کی فوری توجہ فرمانے کیلئے قادیان کی پبلک کی طرف سے شکر گذاری کا اظہار کرتا ہوں۔ قادیان کے ڈاک خانہ میں ایک جدید کلرک جیسا کہ میں نے تجویز پیش کی تھی اضافہ ہو گیا اور تار کے متعلق بھی عنقریب میں اپنے ناظرین کو خوشخبری انشاءاللہ سناؤنگا کیونکہ وہ وقت بہت قریب آگیا ہے۔ البتہ ڈاک کے اوقات میں تبدیلی ابھی نہیں ہوئی۔ ڈاک قادیان میں ۸ بجے پہونچ جانی چاہیئے تاکہ ہر روز جوابات دیئے جاسکیں اور قادیان کی بڑھتی ہوئی ضروریات پر زور داعی ہیں کہ دو بار قادیان میں ڈاک کی آمد اور روانگی کا سلسلہ جاری کیا جاوے۔ مجھے یقین ہے کہ لالہ کندن لال صاحب مزید توجہ فرما کر ہمیں ممنون کرینگے۔

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ الحکم کی توسیع میں کوشاں رہیں کیونکہ حضرت اقدس نے الحکم کو اپنا بازو قرار فرمایا ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا چیلنج مباحثہ منظور

وان تاصلتنی فتری سھامی
وسئل لا یفر من النضال

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ جو عناد ذاتی اغراض اور مفاد کی بنا پر ہے وہ سلیم الفطرت اخبار بین دنیا سے مخفی نہیں اور ان کی عادت ہے کہ وہ اپنے اخبار کی رونق کیلئے سلسلہ عالیہ کے خلاف کچھ نہ کچھ لکھنا ضروری سمجھتے ہیں جبکی اصل غرض اظہار حق نہیں بلکہ محض شہرت ہے ٭ آجکل لاہوری پارٹی کے اختلاف کو زیر نظر رکھکر اہلحدیث میں بعض مضامین شایع ہوئے ہیں جنمیں سب سے زیادہ اہم اور قابل توجہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا

چیلنج مباحثہ ہے

لاہوری حضرات کیطرف سے منجملہ ایک چیلنج مناظرہ کا زمیندار میں شایع ہوا تھا جسکو ہم نے منظور کیا لیکن بعد میں لاہوری حضرات نے چیلنج سے انکار کر دیا۔ اس موقعہ پر ہمارا امرتسری مخالف کب خاموش رہ سکتا تھا۔ اس نے حضرت مسیح موعود کے دعوی مسیح موعود پر ایک چیلنج اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۱۵ء میں شایع کیا اور پھر اسکی تجدید و تکرار اخبار مذکور کی ۵ مارچ ۱۹۱۵ء کی اشاعت میں کیا اور ضمناً یہ بھی ظاہر کیا کہ یہ مباحثہ میں لاہوری فریق کا احمدی جماعت سے ملانے کی خاطر کرتا ہوں ٭

یہ ہم اور سب جانتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے چیلنج کی کیا غرض ہے لیکن ہم محض اظہار صداقت اور ابطال باطل کیلئے یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالے نے اظہار حق کیلئے قایم کیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس مقصد کو لیکر جس منصب کے مامور ہو کر آئے تھے ہمنے علی وجہ البصیرۃ اسے حق یقین کیا ہے اسلئے اللہ تعالی نے منہاج نبوت پر اسقدر دلایل اور براہین اور آیات سماوی اور ارضی پیش کی ہیں کہ بجز اس شخص کے جسکو حق سے دشمنی ہو یا جو علم اور عقل سے تہیدست ہو کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا اسلئے ہم اس حق کی صداقت کیلئے اسی طریق منہاج النبوۃ پر خدا کے فضل اور تائید سے ہر سلیم الفطرت حقجو سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ کی غرض اگر محض حق کی تائید اور صداقت کا اظہار تھا تو اس کو لاہوری اندرونی اختلاف یا اتفاق سے اسکو مشروط کرنا جائز نہ ہوتا۔ کیا مولوی ثناء اللہ کی یہ دلی خواہش ہو سکتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ان باطل خیالات اور فرضی اجتہادات کے بتوں کو پاش پاش کرے اور جو علماء سوء نے فیج اعوج کے زمانہ میں تراش لئے اور گوسالہ سامری کی جگہ ان کو کھڑا کر دیا؟ خونی مہدی اور خونی مسیح کی آمد کی خوشگوار امید دل اور جہاد بالسیف کی خوش آیند خوابوں نے انہیں حق سے دور ڈال دیا تھا تب اللہ تعالی نے اپنے برگزیدہ بندے مسیح موعود کو نازل کیا جس سے ان حق پوش لوگوں نے عداوت کی دکھ دیا اور کفر کے فتووں کے تیر اس پر اور اسکی جماعت پر چلائے۔ پس یہ مخالف الرائے علماء تو اس موجودہ خلاف سے خوش ہوتے ہیں نہ کہ اسے ناپسند کرتے ہیں لہذا مولوی ثناء اللہ صاحب کا ادعائے خیر خواہی **لا یحب علی ابل یبغض معاویہ** کا مصداق ہے۔ غرض مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو چیلنج مباحثہ دیا ہے اسمیں اس شرط کو پیش کرنا کہ **لاہوری پارٹی** ساتھ ہو محض ایک حیلہ ہے جسکی آڑ میں وہ اپنے ہی پیش کردہ چیلنج سے بھاگنا چاہتے ہیں کیونکہ صداقت کا اظہار زید یا بکر کی رفاقت پر مبنی نہیں ہر شخص اپنے عقیدہ اور مذہب کے ثبوت کیلئے جوابدہ اور ذمہ دار ہے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہی مسیح یقین کیا ہے جسکا وعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اور دلایل اور براہین کے ساتھ ہم نے اس دعوی کا مصداق صحیح حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو پایا۔ پس ہم خدا کے فضل و کرم سے اس پاک نام کیلئے ایک غیرت اور جوش رکھتے ہیں اور اس دعوی کے علی منہاج النبوۃ ثبوت کیلئے بفضلہ ہر وقت طیار ہیں اور

مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں۔ لاہوری حضرات کو اگر ضرورت ہوگی تو وہ جداگانہ آپسے مباحثہ کرینگے۔ فی الحال ہم آپکی درخواست کو رد نہیں کرتے بلکہ منظور کرتے ہیں۔ علاوہ بریں جبکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود کے اقوال و افعال کے متبع ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ آپ اس گروہ کو ہمارے ساتھ شامل کریں جو آپ کے خیال میں بھی حضرت مسیح موعود کے اقوال و افعال کے خلاف کرتا ہے بلکہ جنسے آپ جلد بغلگیر ہونیکے متوقع ہیں۔ اسلئے اگر آپکی نیت نیک ہے اور آپ مباحثہ سے بچنا نہیں چاہتے اور لاہوری گروہ کو ہمارے ساتھ شامل ہونیکی شرط اپنے بچاؤ کے لئے تجویز نہیں کی تو بسم اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی پر ترتیب طبعی کیساتھ علی منہاج النبوۃ مباحثہ کر لو جیسا آپ درخواست کرتے ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر اس درخواست مناظرہ میں کوئی مخفی چالاکی نہیں بلکہ اظہار حق ہے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کو اب میدان میں آجانا چاہیئے۔ ہاں اگر اس اصل پیش کردہ و مجوزہ مولوی ثناء اللہ صاحب پر مصالحت ہو سکتی ہے تو ہم بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ اہلحدیث کی خانہ جنگی (جسکا باعث مولوی ثناء اللہ صاحب کا وجود قرار دیا جاتا ہے اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب باہمی مصالحت کی اپیلیں کرتے رہتے ہیں) کو دور کرنے کیلئے اسی اصل کا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے استاد کے استاد مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور بہ نفس نفیس استاد مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری اور غزنوی جرگہ کو جو آپسے برسرپیکار رہتے ہیں اپنے ساتھ ملالیں اور وہ سب کے سب ملکر جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں ایک ہیں آپ کے منصب و دعوی مسیح موعود کے مباحثہ میں آپکے شریک ہوں اور آپ ان سب کیطرف سے بطور قایمقام ہوں تاکہ یہ مباحثہ زیادہ موثر اور مفید ہو اور کل فرقہ اہلحدیث پر حجت ہو جاوے اس طرح پر آپکی مدت کی آرزو بھی پوری ہو جائیگی یعنی اہلحدیث کی خانہ جنگی دور ہو جاویگی اور آپ کو بھی ایک سنہری موقع لیڈر بننے کا ہاتھ آجائیگا۔ ہم پھر ایکبار صفائی سے ظاہر کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اصول مخترعہ کے موافق اپنے دشمنوں کو مقصد واحد کیلئے ساتھ ملاکر ترتیب طبعی کو مد نظر رکھکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے مسیح موعود پر مناظرہ کرلیں اور لاہوری میں کرلیں

ہمیں منظور ہے۔ منظور ہے۔ منظور ہے۔

ترتیب طبعی سے ہماری غرض یہ ہے کہ پہلے وفات و حیات مسیح ابن مریم پر مباحثہ ہو پھر علوم رجوع مرتی پر پھر مسیح ابن مریم کی آمد ثانی پیشگوئی پر بحث اور اسکے مصداق صحیح حضرت میرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی صداقت پر۔ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب بار بار رامپور کے مباحثہ کا اعلان کرتے رہے ہیں اور رامپور میں حیات و وفات مسیح پر ہی مباحثہ شروع ہوا تھا اسلئے یہ ایک مبتذل اور پامال مضمون ہے جس میں ان کو اپنی فتح کا کامل یقین ہے اسلئے کوئی وجہ نہیں کہ وہ انکار کریں بلکہ سب سے زیادہ خوشی ان کو ہوگی کیونکہ رامپوری مباحثہ کی تجدید اور رامپوری فتح کا اعلان دار السلطنت لاہور میں ہو جائیگا اگر اس سے مولوی صاحب نے انکار کیا تو حق بین پبلک سمجھ لیگی کہ مباحثہ کا چیلنج دینے میں ہمارے امرتسری مخالف کی نیت نیک نہ تھی بہر حال ہم نہایت مسرت اور خوشی کیساتھ خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے حق کی تائید اور اظہار کیلئے **مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں**۔ ضروری شرائط کا تصفیہ مولوی صاحب کی آمادگی کے اعلان پر انشاء اللہ بآسانی ہو جاویگا۔ اور اگر اب بھی مولوی صاحب نے چون چرا کی اور مختلف حیلوں اور حجتوں سے اس پیالہ کو جو آپ ہی اس نے پیش کیا ہے۔ رد کرنا چاہا۔ تو اے آسمان گواہ رہ اور اے زمین سن رکھ کہ آج پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی کے ذریعہ اس شخص پر پھر حجت کردیگئی۔

آخر میں ہم سلیم الفطرت پبلک سے اپیل کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو ہمارے اس جوابی اعلان کی رعایت سے میدان مباحثہ میں آنے کیلئے مجبور کریں (ایڈیٹر الفضل قادیان)

مربیان الحکم کی ضرورت

میں الحکم کے ناظرین کا ہمیشہ شکر گذار رہونگا کہ انہوں نے ہر حالت میں الحکم کا ساتھ نہایت استقلال اور جوانمردی سے دیا ہے الحکم سے بدظن کرنیکے لئے بعض لوگوں کو غیر معمولی جدوجہد سے کام لینا پڑا لیکن ہمارے مخلص احباب یہی نہیں کہ انکی چالوں میں نہ آئے بلکہ انہوں نے عسر و یسر میں الحکم کیساتھ رفاقت و وفا کا ثبوت دیا الحکم مالی مشکلات میں سے گذر رہا ہے جیسے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اپنی آخری سالانہ جلسہ کی تقریر میں بذات خود ۲ ہزار کی اپیل فرمائی اور آپ اسکی سبکدوشی میں شریک ہونیکا وعدہ فرمایا اور اپنی علالت کے آخری ایام اور زندگی کی آخری گھڑیوں میں الحکم کے احیاء و اجرا کے کام کو حضرت اولوالعزم کے سپرد فرمایا۔ دوستو! وہ ہزار کا اپیل بھی پورا ہوگا۔ الحکم انشاء اللہ اولوالعزم مسیحا نفس کے ہاتھ پر زندہ بھی رہیگا۔ مگر مبارک ہونگے وہ دوست جو اس میں پیش ہونگے الحکم کے بقا کیلئے ۱۵۰۔ ایسے بزرگوں کی ضرورت ہے جو دس روپیہ سالانہ دیں۔ میں ذیل میں ان گرامی قدر احباب کے نام درج کرتا ہوں جو ابتک اس سلک مربیان میں بخوشی خاطر شریک ہو چکے ہیں امید ہے دوسرے احباب اس تعداد کو پورا کر دینگے حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کا اپیل بھی دوستوں کے پاس بھیجدیا ہے اسکا جو وہ جواب دینگے وہ شایع کر دیا جائیگا

مربیان الحکم کی موجودہ فہرست

(۱) حافظ مولوی غلام رسول صاحب سٹیشن ماسٹر کے اخلاص اور محبت کے اظہار کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں اللہ تعالیٰ ہی انکی جزا ہوگا۔ عـ۲۰ روپیہ سالانہ

(۲) مولوی اختر علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس الحکم کی ہر تحریک میں نہ صرف حصہ لیتے ہیں بلکہ انہیں جو کچھ لکھا جاوے اسی کو منظور کر لیتے ہیں جزاہ اللہ عـ۱۰ روپیہ سالانہ

(۳) بابو غلام محمد صاحب اکونٹنٹ (ایک پرانے الحکم کے قدیم سرپرست ہیں) عـ۱۰ سالانہ

(۴) چوہدری حبیب خانصاحب فارسٹ ایکسٹنشن (یہ بزرگ ہمیشہ کر جوش اور اخلاص میں بہتوں سے آگے بڑھ گئے ہیں سلسلہ کیلئے ایک فدایانہ روح رکھتے ہیں) عـ۱۰

(۵) حاذق الملک صاحب (باوجود غیر احمدی ہونیکے الحکم کے مربی ہیں عـ۱۰ جو ان کی بے تعصبی اور علمی مذاق کی دلیل ہے) عـ۱۰ سالانہ

(۶) میاں غلام مصطفیٰ صاحب تمیم پنشنر انسپکٹر (الحکم کے خاص بہی خواہوں میں سے ہیں) عـ۱۰ سالانہ

(۷) نثار سلسلہ منشی ہاشم علی صاحب گرداور قانونگو عـ۱۰ سالانہ

(۸) بابو محمد اسمٰعیل صاحب سٹیشن ماسٹر عـ۱۰ سالانہ

(۹) بابو سراج دین صاحب سٹیشن ماسٹر یہ بزرگ بھی باوجودیکہ سلسلہ میں نئے داخل ہوئے ہیں مگر قومی کاموں کیلئے ایک خاص جوش اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے) عـ۱۰ سالانہ + ان بزرگوں میں سے نمبر اول کی پہلی قسط عـ۲۰ کی اور نمبر ۴-۵-۶-۸ کی قیمتیں وصول ہو چکی ہیں باقی احباب بھی عنقریب بھیجنے والے ہیں بعض دوسرے بزرگوں کو بھی تحریک کیگئی ہے امید ہے کہ وہ بھی چند سکوں سے اپنے اس خادم قدیم کی سرپرستی اپنا فرض سمجھیں گے وہ نہ صرف الحکم کو زندہ رکھنے کی کوشش کرینگے بلکہ حضرت خلیفہ اول کی روح کو خوش کرینگے اور حضرت اولوالعزم کے ایک فرض میں شامل ہو کر انکی موثر دعاؤں سے حصہ لینگے۔

مطلوبہ تعداد ۱۵۰ - موجود ۱۷ - باقی ۱۳۳ + یہ رپورٹ مرتب ہو چکی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق زار مخلص قدیم جانثار جناب میاں چراغدین صاحب پنشنر رئیس لاہور نے بھیجے میاں چراغدین صاحب ایک پرجوش احمدی ہیں۔ انکے خاندان میں الحکم ہر شخص خریدتا ہے یعنی میاں صاحب الگ اور انکے صاحبزادے الگ حضرت اقدس انکو مکانات میں جا کر ٹھہرتے اور بعد میں حضرت صاحبزادہ صاحب ہمیشہ جب جاتے ہیں وہیں قیام فرماتے۔ حضرت حکیم الامۃ کا بھی تقریباً یہی معمول تھا اور اب بھی دوستوں کیلئے انکا مکان اپنا گھر ہے۔ انہوں نے شکایت کی کہ

Digitized by Khilafat Library

ایک نعمت

سوزش۔ حلق۔ دمہ کے مریضوں کیلئے ایک بڑی نعمت

کاسنتک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کر دیتی ہیں اور پھیپھڑوں کی امراض کا مجرب علاج ہیں۔ حلق کی خرخراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات کیلئے جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہو جانیسے پیدا ہو جاتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں۔ گویوں کیلئے بڑھاپے میں اپنی آواز برقرار رکھنے کے لئے بہت ضروری ہیں منگا کر آزمائیں۔

قیمت فی ڈبیہ ۵۰ گولیاں ایک روپیہ عـ۱

منگانیکا پتہ:- ویدشاستری سی شنکر گووندجی آسنتک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

اس سلک میں شامل ہو چکے ہیں وہ پہلے سرپرستی مربیان الحکم میں اب مطلوبہ تعداد ۱۳۱ -

خوش خبری

تمام اطبا اور ڈاکٹروں اور عام لوگوں کیلئے یہ خبر بڑی خوشی کی اور موجب مسرت ہوگی کہ حضرت علامہ دوران سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ کی بیاض یعنی مجربات نور الدین حصہ سوم چھپکر تیار ہو چکی ہے قیمت ۔ ار طبیب حاذق ماہواری طبی رسالہ کے بائیس رسالوں کا مجموعہ جو عجیب غریب طبی مضامین پر مشتمل ہے قیمت فی جلد للعہ علاوہ محصول ڈاک

مینیجر الحکم قادیان

عـ۶۱ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۵ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہر دس شریف پڑھے لکھے کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری ہذا بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے

دفت صلاح پر

جو دوست ہوتے ہیں وہ خطرہ سے بچنے کیلئے وقت سے پہلے نیک صلاح دیتے ہیں ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ صلاح ہے کہ موسم گرما آ گیا ہے اس موسم میں کھانے پینے رہنے کے باعث ہیضہ ہونیکا خوف رہتا ہے اس سے بچنے کیلئے پہلے ہی ایک شیشی اصلی عرق کافور منگوا کر اپنے گھر میں ڈال رکھیں جس سے اپنے یا اپنے پردیسیوں کی وقت پہ حفاظت کر سکیں یہ اصلی عرق کافور عرصہ تیس سال سے تمام ہندوستان میں جاری ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کے درد متلی کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت ایک شیشی ۲ر محصول ڈاک ایک سے ۲ شیشی تک ۵ر ۸ تک ۶ر اور دیا ہر جگہ دوکانداروں یا دوافروشوں سے ملسکتی ہیں

عـ۶۲ کافوری جنتری ۱۹۱۵ء کی دس شریف لکھے پڑھے آدمیوں کو نام اور پورا پتہ لکھنے پر بلاقیمت بھیجی جاتی ہے

طاقت بڑھانیوالا پھل

کولا ٹانک افریقہ کا ایک نہایت قوت دینے والا پہل ہے زیادہ فکر یا محنت کیوجہ سے یا غم و بیماری کی تبدیلی آب و ہوا کے سبب بدن کمزور ہوگیا ہو تو اس کو استعمال کیجئے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے یہ دم کو بڑھاتا ہے اسلئے گھوڑے کی سواری پہاڑ کی چڑھائی کشتی کسرت ناچ گانا پڑھنا پڑھانا وغیرہ کاموں میں پہلے اس کو استعمال کر لیجئے دم نہیں پھولتا ہول دل اور دھڑکن کو روکتا ہے رات کو جاگنا ہو اس کو پی لیجئے تکان نہیں ہوگا۔ یہ شراب اور افیون کی عادت کو چھوڑاتا ہے مفصل حالت فہرست بلاقیمت منگا کر دیکھئے قیمت ۳۲ خوراک کی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ر اور دیا ہر جگہ دوکانداروں اور دوافروشوں سے مل سکتی ہیں

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الاماں لیکن ہمارا کام صرف باتوں ہی سے نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ پہلا اس میں بھی دہوکا ہے۔ معجون طلسمی قوائے تناسل اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں ہم نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے۔ جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلق قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر ایک قسم کی شکایات کیلئے انشاء اللہ مفید ہے قیمت فی بکس عہ

طلائے طلسمی پیرانہ سالی کی وجہ سے اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے ہمارے اس طلا سے فائدہ اٹھائیں انشاء اللہ وہ ضرور اس کو مفید پائینگے۔

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۴ر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع گڑگانوہ

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے بچہ اگر تندرست نہ ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس املشن دینا چاہئیے اسکے دودھ میں چند قطرہ ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیچرنگ کمسٹس لنڈن

[illegible]

Doan's Backache Kidney Pills Co's

[illegible]